روزنامہ **الفضل** ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون: ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۲/۷۷ | ہفتہ ۔ ۲۳ محرم الحرام ۱۴۱۳ھ، ۲۵ وفا ۱۳۷۱ہش، ۲۵ جولائی ۱۹۹۲ء | نمبر ۱۶۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کی راہ میں قدم صدق

ہر صاحب ایمان کیلئے ضروری ہے کہ خدا جو ملک السمٰوات والارض ہے اس پر ایمان لاوے اور سچی توبہ کرے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ امر بھی یونہی حاصل نہیں ہوتا ہے۔ خدا ہی یہ امر دل میں بٹھائے تو بیٹھ سکتا ہے۔ سواس کے لئے دعا بکار ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدق سے قدم اٹھاتا ہے اس کو عظیم الشان طاقت اور خارق عادت قوت دی جاتی ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

خدا تعالیٰ نے انسان کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ اس کی معرفت اور قرب حاصل کرے۔ جو اس اصل غرض کو مدّنظر نہیں رکھتا اور رات دن دنیا کے حصول کی فکر میں ڈوبا ہوا ہے کہ فلاں زمین خرید لوں۔ فلاں مکان بنالوں۔ فلاں جائداد پر قبضہ ہو جاوے۔ تو ایسے شخص سے سوائے اس کے کہ خدا تعالیٰ کچھ دن مہلت دے کر واپس بلالے اور کیا سلوک کیا جاوے۔

انسان کے دل میں خدا تعالیٰ کے قرب کے حصول کا ایک درد ہونا چاہیئے۔ جس کی وجہ سے اس کے نزدیک وہ ایک قابلِ قدر شئے ہو جاوے گا۔ اگر یہ درد اس کے دل میں نہیں ہے اور صرف دنیا اور اس کے مافیہا کا ہی درد ہے تو آخر تھوڑی سی مہلت پاکر وہ ہلاک ہو جاوے گا۔"

(ملفوظات جلد چہارم صـ۲۲۲)

اللہ تعالیٰ سے تعلق ہوجائے تو کوئی دکھ نہیں پہنچا سکتا

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثانی) اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

"اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑو۔ تمہیں آرام ملے گا۔ اس سے تعلق بڑھانے سے کوئی مصیبت تم کو ستا نہیں سکتی۔ کیونکہ جب انسان ایک مالک سے تعلق کر لے تو اس کے ماتحت اسے کچھ نہیں کہہ سکتے۔

جب کسی آدمی کو کسی بادشاہ کا چپڑاسی دکھ دے تو جب وہ بادشاہ کا قرب حاصل کرے تو چپڑاسی کا ڈر نہیں رہتا۔ ایک قاضی کے پاس کسی آدمی نے کچھ روپیہ امانت رکھا۔ لیکن جب وہ واپس لینے کے لئے آیا تو قاضی نے کہہ دیا کہ کیسا روپیہ۔ مجھے کب دیا تھا۔ تم غلط کہتے ہو۔ اس نے کہا حضور! فلاں وقت اتنی تعداد روپوں کی میں نے آپ کے حوالے کی تھی کہ اسے امانت رکھیں تو قاضی نے بڑی سختی سے اس بیچارے کو باہر نکلوا دیا اور کہا کہ ہم خائن ہیں۔ تم نہیں جانتے کہ میں شہر کا حاکم ہوں قاضی ہوں۔ تم مجھ پر بدظنی کرتے ہو۔ وہ بیچارہ بادشاہ کے پاس فریاد لے کر گیا تو بادشاہ نے کہا کہ میں اب کیا کر سکتا ہوں۔ وہ کہہ دے گا کہ میں قاضی ہوں۔ میں ایسا کر سکتا ہوں اور ثبوت تو کوئی ہے نہیں۔ ہاں البتہ ایک طریقہ ہو سکتا ہے کہ تم ایسا کرو تو شاید تمہارا روپیہ واپس مل سکے۔ وہ یہ کہ کل جب جلوس نکلے تو تم بھی دیکھنے والوں میں کھڑے ہو جانا۔ مگر قاضی کے نزدیک یا پاس کھڑے ہونا۔ میں آؤں گا اور تمہیں کہوں گا اللہ کی تم پر سلامتی ہو۔ تم ڈرنا نہیں اور بڑی بے تکلفی سے میرے ساتھ باتیں کرنا۔ اس نے ایسا ہی کیا۔ جب بادشاہ آیا اور اس نے کہا اللہ کی تم پر سلامتی ہو تو اس نے کہا اور اللہ کی تم پر سلامتی ہو۔ بادشاہ نے کہا۔ کیوں میاں تاجر (اس کا نام لے کر) بڑے افسوس کی بات ہے کہ تم اتنی مدت ہو گئی کبھی ملنے کو ہی نہیں آئے تم تو ہمارے دوست ہو۔ غرض اسی طرح وہ اور بھی بڑی بے تکلفی سے باتیں کرتا رہا۔ اور جب بادشاہ آگے چلا گیا تو قاضی صاحب نے آہستہ سے اس کو کہا کیوں میاں! کل جو تم روپے کا ذکر کرتے تھے وہ کونسا روپیہ تھا۔ اس نے پھر وہی نشان بتلا دیئے جو اس نے پہلے بتلائے تھے تو قاضی صاحب نے اس کا روپیہ اس کو دے دیا۔ اور کہا کہ تم نے پہلے ہی یہ باتیں کیوں مجھ کو نہ بتلائیں۔

غرض اسی طرح انسان کا تعلق اگر مالک سے ہو جاوے تو مملوک اسے دکھ یا تکلیف نہیں دے سکتے۔ تمام پھر خدمت گار بن جاتے ہیں اس لئے تم بھی اللہ تعالیٰ سے تعلق رکھو تاکہ تم کو کوئی دکھ نہ دے اور کوئی چیز تمہیں تکلیف نہ دے سکے گی۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۳ اپریل ۱۹۱۴ء)

خدا تعالیٰ کی صفات اپنے اندر پیدا کرنا معرفتِ الٰہی حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے۔

(حضرت فضل عمر)

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"سب سے زیادہ اہمیت اس بات کی ہے کہ واقفین نو کو بچپن ہی سے متقی بنائیں اور ان کے ماحول کو پاک اور صاف رکھیں ان کے سامنے ایسی حرکتیں نہ کریں جن کے نتیجہ میں ان کے دل دین سے ہٹ کر دنیا کی طرف مائل ہونے لگ جائیں اور ان پر اس طرح پوری توجہ دیں جس طرح ایک بہت ہی عزیز چیز کو ایک عظیم مقصد کے لئے تیار کیا جا رہا ہو۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۸۔ ستمبر ۱۹۸۹ء)

نمایاں کامیابی

مکرم عرفان احمد شہزاد ابن ڈاکٹر عبدالمنان صاحب نے امسال میٹرک کے امتحان میں ۸۵۰/۷۶۹ نمبر حاصل کر کے فیصل آباد سیکنڈری بورڈ میں نمایاں پوزیشن حاصل کی ہے۔ عزیز موصوف نے قبل ازیں پرائمری اور مڈل کے امتحانات میں بھی وظائف حاصل کئے ہیں۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کامیابیوں کا یہ سلسلہ جاری رکھے اور تعلیمی میدان میں آگے سے آگے بڑھنے کی توفیق دے۔

ماہر امراض بچگان محترم ڈاکٹر تسنیم احمد قاضی صاحب اور محترمہ ڈاکٹر زینون قاضی صاحبہ مورخہ ۳۰ اور ۳۱ جولائی بروز جمعرات و جمعہ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت مند احباب سے درخواست ہے کہ وہ ۲۷۔ جولائی تک کسی روز صبح میڈیکل آؤٹ ڈور میں ڈیوٹی پر موجود ڈاکٹر صاحب سے مشورہ کر کے حسب ضرورت وقت حاصل کر لیں۔

ایڈمنسٹریٹر

فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی۔ ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۵۔ وفا ۱۳۷۱ہش ۲۵۔ جولائی ۱۹۹۲ء

واعظ دل میں پیدا کریں

ہم میں سے ہر شخص ہر روز باتیں سنتا بھی ہے اور پڑھتا بھی ہے۔ اور ان باتوں میں اکثر باتیں وعظ و نصیحت کی ہوتی ہیں۔ کچھ تو وعظ و نصیحت ہی کے نام سے اور کچھ بالواسطہ وعظ و نصیحت ہوتی ہیں۔ یعنی کہنے والا یا سُننے والا یہ نہیں سمجھتا کہ وعظ کر رہا ہے یا نصیحت کر رہا ہے۔ لیکن چونکہ ان باتوں میں کوئی نہ کوئی اچھی بات ہوتی ہے جسے اپنایا جا سکتا ہے اسلئے کہا جا سکتا ہے کہ وہ باتیں بھی بالواسطہ وعظ و نصیحت ہی ہوتی ہیں۔

ایسا ہونے کے باوجود ہم میں سے ہر شخص کیوں دنوں میں یا ہفتوں میں یا چند مہینوں ہی میں سہی زیادہ بہتر نہیں ہو جاتا۔ ہمارا تو آج گذرے ہوئے کل سے بہتر ہونا چاہیئے۔ اور آنے والا کل آج سے بہتر ہونا چاہیئے۔ لیکن ہوتا ایسا بہت کم ہے۔ ایسا کیوں ہے۔ کیا ہم نے کبھی سوچا ہے۔ ہم خود مانگ کر نصیحت لیتے ہیں۔ ہم خود دوسروں کو نصیحت کرتے ہیں لیکن بالعموم ڈھاک کے وہی تین پات۔ بات بدلتی کیوں نہیں۔ اور اگر بدلے تو ہمارے گرد وعظ و نصیحت کے جو انبار لگے ہوئے ہیں وہ دنیا کو ایک پل میں جنّت نظیر بنا دیں۔ ہر شخص بہتر ہو جائے ہر شخص دوسروں سے بہتر سلوک کرے۔ کوئی جھگڑا نہ ہو۔ کوئی فساد نہ ہو۔ دِلوں میں محبّت کے سوتے پھُوٹنے لگیں۔ ہم اپنے آپ سے دوسروں کو بہتر سمجھنے لگیں۔ ان کیلئے ہر وہ کچھ کریں جو کیا جا سکتا ہے۔

اس کی ایک اور ایک ہی وجہ ہے۔ یہی سب سے بڑی وجہ ہے۔ اور یہی سب سے اہم وجہ ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے فرماتے ہیں:

> "جب تک خدا تعالیٰ خود ایک واعظ دل میں نہ پیدا کرے تب تک فائدہ نہیں ہوتا۔ جب انسان کی سعادت اور ہدایت کے دن آتے ہیں تو دل کے اندر ایک واعظ پیدا ہو جاتا ہے اور اس وقت دل کو ایسے کان مل جاتے ہیں کہ وہ دوسروں کی بات کو سُنتا ہے۔"

حقیقت یہ ہے کہ جو کچھ ہم سُنتے ہیں وہ ہمارے کان سُنتے ہیں۔ جو کچھ ہم دیکھتے ہیں وہ ہماری آنکھیں دیکھتی ہیں اور جو کچھ ہم پڑھتے ہیں وہ شائد ہماری زبان پڑھتی ہے۔ اور ٹھیک ہونا ہے دل نے۔ اسی لئے حضور فرماتے ہیں کہ واعظ دل میں پیدا ہونا چاہیئے۔ کہتے ہیں نا کہ ایک کان سے بات سُنی اور دوسرے سے نکال دی۔ سُنی ان سُنی کر دی اور دیکھا اَن دیکھا کر دیا ہے۔ یہی حالت ہے جسمانی کانوں کی اور آنکھوں کی۔ اگر دل میں واعظ پیدا ہو جائے تو انسان نہ صرف جسمانی کانوں سے سُنتا۔ اور جسمانی آنکھوں سے دیکھتا ہے بلکہ دل سے سنتا ہے اور دل سے دیکھتا ہے۔ اور یہ بات ہے جو ہمیں بہتر سے بہتر بنا دیتی ہے۔

کچھ لوگ ہری طرح سے نادان ہیں نادان
کچھ عقل کے میدان میں پردھان ہیں پردھان
لیکن یہ سمجھ لینے کی ہے بات کہ اے دوست
منزل پہ پہنچنا ہے خداوند کا احسان

ـــــ ابو الاقبال

○

اپنے قول و فعل سے ایسا سماں پیدا کریں
اس چمن میں پھر بہارِ جاوداں پیدا کریں

جس کی خوشبو سے مشامِ جاں کو فرحت ہو نصیب
خوبیٔ کردار کا وہ گلستاں پیدا کریں

راحت و آرام سے معمور ہو جس کی فضا
وہ زمیں پیدا کریں۔ وہ آسماں پیدا کریں

جس پہ حاصل ہو ہمیں انسانیّت کا ارتقاء
اُس بلندی پر مقامِ آشیاں پیدا کریں

وقت پر اِک بار ہے یہ محفلِ چنگ و رباب
قوم میں پھر جذبۂ تیر و سناں پیدا کریں

جس طرح بھی ہو وطن سے یہ جہالت دُور ہو
غیرتِ دیں کا وہ جذبِ کامراں پیدا کریں

بُخل و بُغض و کبر کو اپنے قریب آنے نہ دیں
آؤ، موقع ہے حیاتِ جاوداں پیدا کریں

ظُلم و استبداد و لاقانونیت سے ہم بچیں
اور سینوں میں قلوبِ مہرباں پیدا کریں

نیم جاں پھرتے ہیں آخر یہ ضرورت مند کیوں؟
آؤ اِن مُردوں میں اِک رُوحِ رواں پیدا کریں

کوئی بھی لَوٹے نہ تشنہ کام بے نیلِ مراد
فیض کا اپنے وہ دریائے رواں پیدا کریں

شوق سے احباب پر اکرام کی بارش کریں
پر غریبوں میں بھی اپنے قدرداں پیدا کریں

یُوں تو محفل میں ہزاروں دوست ہیں احسنؔ مگر
ہے تمنّا کوئی اپنا رازداں پیدا کریں

سیّد احسنؔ اسمٰعیل صدیقی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عربی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:

يَقُوْلُوْنَ مَالَا يَفْعَلُوْنَ خِيَانَةً
يُخَالِفُ فِي الْحَالَاتِ بَيْتٌ وَّمِنْبَرُ

وہ کہتے ہیں جو کرتے نہیں اور روحانیت کے حالات کی رو سے ان کے گھر اور انکے منبر میں بڑا فرق ہے۔

اَلَا رُبَّ قَوَّالٍ يَسُرُّكَ قَوْلُهُ
وَلَوْ تَنْظُرَنَّ الْوَجْهَ سَاءَكَ مَنْظَرُ

کئی محض باتیں کرنے والے ایسے ہیں کہ جن کی بات تو اچھی معلوم ہوگی۔ مگر جب تو ان کا منہ دیکھے گا تو تجھے وہ برا معلوم ہوگا۔

تَرَى الْعَيْنُ مَا هُوَ ظَاهِرٌ غَيْرُ كَاتِمٍ
وَمَا تَنْظُرُ الْعَيْنَانِ مَا هُوَ يُسْتَرُ

آنکھ صرف اس کو دیکھتی ہے۔ جو ظاہر ہے۔ پوشیدہ نہیں اور پوشیدہ چیز کو آنکھیں دیکھ نہیں سکتیں۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ان تین اشعار میں ہماری زندگی کے سنوارنے کے لئے بہت سی باتیں بیان ہوگئی ہیں۔ پہلی تو یہ کہ کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو نیکی کا سبق تو دیتے ہیں لیکن وہ خود اس کی طرف مائل نہیں ہوتے۔ نیک باتوں کی طرف انکا رجحان نہیں ہوتا۔ ان کی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ ان کے اپنے گھر کے حالات بالکل اس سے مختلف ہوتے ہیں۔ جن کا وہ دوسروں میں وعظ کرتے ہوئے ذکر کرتے ہیں۔ کسی ایک مسلک یا مذہب سے تعلق رکھنے والی بات نہیں ہے بلکہ انسانی فطرت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ بعض لوگ جب دوسروں کو وعظ کرتے ہیں تو بہت اچھی اچھی باتیں کہتے ہیں۔ اس لئے کہ انہوں نے یہ اچھی باتیں پڑھی ہوئی ہیں یا دوسرے لوگوں کے کردار میں دیکھی ہوئی ہیں۔ لیکن چونکہ ان کی اپنی زندگی میں ان باتوں کا کوئی وجود نہیں ہوتا اس لئے ان کا قول اور فعل ان کا گھر اور ان کا منبر ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں حضور فرماتے ہیں کہ بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ وہ بہت زیادہ باتیں کرتے ہیں۔ اور یوں لگتا ہے کہ انکا اندرونہ باتوں سے بھرا ہوا ہے۔ اور عام طور پر وہ باتیں کرتے بھی ایسی ہیں جو لوگوں کو اچھی معلوم ہوں۔ لیکن چونکہ انکا دل اور انکی زبان ایکدوسرے سے اختلاف رکھتے ہیں اس لئے حضور فرماتے ہیں کہ جب تم ان سے ملوگے اور جب تم ان کے کردار کی طرف دیکھوگے تو تمہیں وہ لوگ اچھے دکھائی نہیں دیں گے۔ باوجود اس کے اپنی باتوں سے وہ اپنے آپ کو بہت اچھا ثابت کرنیکی کوشش کرتے تھے۔ لیکن انکا کردار جب سامنے آئیگا تو پتہ چلے گا کہ وہ لوگ واقعی اچھے نہیں ہیں۔

حضور فرماتے ہیں کہ جہاں تک انسانی آنکھ کا تعلق ہے وہ تو صرف ظاہر کو دیکھ سکتی ہے۔ اور ظاہر کو دیکھ کر اس سے متاثر ہو جاتی ہے۔ جو چیزیں آنکھ سے پوشیدہ ہیں وہ نظر نہیں آسکتیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ ان کی سمجھ نہ آئے۔ اگر انسان اپنی عقل سے کام لے اور اس میں فراست ہو تو وہ یقیناً ایسی چیزوں کو بھی دیکھ لے گا جو جسمانی آنکھوں سے نظر نہیں آتیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ انسان کو اپنی جسمانی آنکھیں اور دل کی آنکھیں دونوں کھلی رکھنی چاہئیں۔ ظاہرہ طور پر بھی چیزوں کو دیکھے اور محسوس کرے کہ انکی کیفیت اور ماہیت کیا ہے اور ان میں ڈوب کر انکی اصلیت کو بھی جاننے کی کوشش کرے تا کہ یونہی بہکایا نہ جائے۔ ایسا نہ ہو کہ جو کچھ اس نے اپنی جسمانی آنکھوں سے دیکھا ہے وہ غلط ہو۔ اور وہ اس سے متاثر ہو کر اس کے پیچھے چل پڑے اور اس طرح غلط روی اختیار کرلے۔ اگر انسان اپنی عقل کو استعمال میں لائے اور اللہ تعالےٰ نے جو اسے فراست دی ہے اس کے ذریعے کیفیت اور ماہیت معلوم کرنے کی کوشش کرے تو یقیناً اس کے لئے یہ بات مشکل نہ ہوگی کہ ہر کہی ہوئی بات اور ہر دیکھی ہوئی چیز کی حقیقت کو معلوم کرسکے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہمارے دل اور زبان ایک ہوں۔ ہمارے دل میں بھی نیکی ہو اور ہماری زبان پر بھی نیکی ہو۔ ہم جو باتیں کہیں وہ ہمارے دل کی نیکی کے ساتھ تعلق رکھتی ہوں۔ اور ہم ضرورت سے زیادہ باتیں کرنیوالے نہ ہوں۔ ہم وہی باتیں کریں جو دنیا کے لئے مفید ہوں۔ اور ہماری آنکھ اور ہمارا دل دونوں چیزوں کی کیفیت اور ماہیت معلوم کرنے کی کوشش کرتے رہیں تا کہ ہم غلط فہمی سے غلط روی کا شکار نہ ہو جائیں۔ خدا تعالیٰ ہماری ہر حال میں مدد فرمائے۔

ارشادات سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

تلقین عمل

احمدیت میں داخل ہونے کے بعد سب سے پہلے جو چیز اپنے اندر پیدا کرنی چاہیئے وہ ایمان ہے۔ عقیدہ اس کا ایک حصہ ہے۔ یعنی ایمان دو چیزوں کا نام ہے اور وہ عقیدہ اور قوت محرکہ ہے۔ اور عقیدہ ایک چیز کا نام ہے یعنی کسی چیز کو سچا سمجھنا۔ پھر ایک شخص میں کام کا جوش ہوتا ہے ایک میں نہیں۔ یعنی عقیدہ اور قوت محرکہ الگ الگ بھی پائی جاتی ہیں۔ ہزاروں ہزار آدمی ایسے پائے جاتے ہیں جو عقیدہ رکھتے ہیں لیکن ان میں قوت محرکہ نہیں پائی جاتی اسی طرح ہزاروں ہزار آدمی ایسے ہوتے ہیں۔ جن میں عقیدہ نہیں پایا جاتا صرف قوت محرکہ پائی جاتی ہے۔ وہ کام کرتے ہیں لیکن کوئی مقصد اپنے سامنے نہیں رکھتے گویا عقیدہ مقصد پر دلالت کرتا ہے۔ اور ایمان مقصد اور اس کے مطابق عمل پر دلالت کرتا ہے۔ دنیا میں ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جو مقصد رکھتے ہیں لیکن عمل نہیں کرتے اور دنیا میں ایسے لوگ بھی پائے جاتے ہیں جو عمل کرتے ہیں لیکن کوئی مقصد نہیں رکھتے۔ لیکن صاحب ایمان وہ ہے جو مقصد اور عمل دونوں کا مجموعہ ہوتا ہے۔

دوسری چیز جو احمدیت میں داخل ہو کر انسان کو اپنے اندر پیدا کرنی چاہیئے وہ عمل ہے۔ ایمان کے بعد عمل کا مقام آتا ہے۔ اور یہ وہ مقام ہے جہاں قوت محرکہ عمل میں آجاتی ہے۔ مثلاً بیلنا ہے۔ بیلنے میں اگر گنا ڈالا جائے جو قوت محرکہ کا قائم مقام ہے اور پھر بیلنا حرکت کرے تو اس سے رس ٹپکنے لگتی ہے۔ اسی طرح انسان کے اندر جب عقیدہ پیدا ہوتا ہے اور قوت محرکہ بھی پیدا ہوتی ہے تو قوت محرکہ مقصد کے ساتھ مل کر رس پیدا کرتی ہے۔ جسطرح بیلنا ہو مگر اس میں گنا نہ ڈالا جائے تو بیلنے کو حرکت دینے سے رس نہیں ٹپکتی اسی طرح اگر صرف عقیدہ ہی عقیدہ ہو قوت محرکہ نہ ہو تو اس سے انسان کوئی فائدہ حاصل نہیں کر سکتا۔ جسطرح بیلنے کو جب تک حرکت نہ دی جائے اور اسمیں گنا نہ ڈالا جائے انسان رس حاصل نہیں کر سکتا۔ رس نکالنے کے لئے ضروری ہے کہ وہ بیلنا میں گنا ڈالے اور پھر اسے حرکت دے اسی طرح جب کوئی مقصد معین ہوتا ہے اور پھر انسان کے اندر ایک جوش ہوتا ہے کہ اسے اس مقصد کو پورا کرنے کیلئے کچھ کرنا چاہیئے اور پھر انسان وہ کام کرنے لگ جائے تو اسکو عمل کہتے ہیں۔

عمل کے بغیر بھی انسان صحیح نتیجہ پیدا نہیں کر سکتا۔ میں نے بتایا ہے کہ خالی بیلنا حرکت کرتا رہے اس میں گنا نہ ڈالا جائے تو رس حاصل نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح عقیدہ ہو لیکن قوت محرکہ صحیح طور پر کام نہ کرے تو ایمان بیکار ہے اسی طرح اگر عمل ہو ایمان نہ ہو تو وہ عمل بھی بے کار ہے اس کا کوئی مفید نتیجہ حاصل نہیں ہوگا۔ یورپ والے کتنا عمل کر رہے ہیں لیکن چونکہ وہ عمل ایمان کے تابع نہیں اسلئے وہ روحانیت سے دور ہیں۔ دراصل عمل ایمان کا لباس ہے اور ایمان مخفی چیز ہے جب ہم لباس کو دیکھتے ہیں تو اس سے یہ سمجھ لیتے ہیں۔ کہ اس کے پیچھے کوئی آدمی ہے۔ فرض کرو دور سے کوئی آدمی آرہا ہے۔ ہم اسکے کپڑے دیکھتے ہیں۔ ان کپڑوں سے سمجھ لیتے ہیں کہ وہ کوئی آدمی ہے۔ کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے وہ محض کپڑے ہی ہوتے ہیں کوئی آدمی وہاں نہیں ہوتا۔ جیسے کوئی کپڑے دھو کر سکھانے کیلئے کسی دیوار یا کسی درخت پر لٹکا دے۔ لیکن عام طور پر یہی ہوتا ہے کہ جب کپڑے نظر آئیں تو اس سے یہ نتیجہ نکالا جاتا ہے کہ ان کے پیچھے کوئی آدمی ہے۔ اگر کوئی قمیص ہل رہی ہے اور ایک شخص دوسرے سے کہتا ہے دیکھو وہ کوئی آدمی آرہا ہے

باقی صـ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیخ رحمت اللہ

سپین کا میلہ ایکسپو ۹۲

۳ اپریل کی صبح اپنے معمولات سے فارغ ہو کر ابھی بیٹھا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بجی۔ صبح کی ان خوشگوار ساعتوں میں میرا بیٹا عزیز ڈاکٹر نسیم فون کیا کرتا ہے میں نے فون اٹھایا تو دوسری طرف امریکہ سے وہی بول رہا تھا اور بتایا کہ حضرت صاحب کی زوجہ محترمہ گذشتہ شب فوت ہو گئیں اس اندوہناک خبر سے انتہائی رنج ہوا اس وقت صبح کے چھ بجے تھے جنازہ میں شمولیت کے لئے رخت سفر باندھا اور سوا گیارہ بجے صبح لندن روانہ ہو گیا۔

۴ تاریخ ڈیڑھ بجے دوپہر حضرت صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور پانچ بجے کے قریب "بروک وڈ" کے احمدیہ قبرستان میں تدفین کی تکمیل ہوئی اندازاً دس سال قبل جماعت احمدیہ لندن نے یہ قطعہ زمین خرید کر اس کام کے لئے مخصوص کر دیا تھا۔ پانچ تاریخ کو عید الفطر تھی اور چھ تاریخ کو میرا وطن واپس آنے کا پروگرام تھا مگر عزیز نسیم کے کہنے پر میں نے یہ ملتوی کیا وہ تو مل کر واپس امریکہ چلا گیا اور مجھے فلو نے ایسا دبوچا کہ تین ہفتہ تک ہوش نہیں آنے دیا خدا خدا کر کے اس سے نجات ملی۔

اس دوران مجھے معلوم ہوا کہ سپین کی EXPO ,92 شروع ہو چکی ہے اور عالمگیر جماعت احمدیہ نے پہلی بار اس طرز کی عالمی شہرت کی نمائش میں پچاس مختلف زبانوں میں ترجمہ شدہ قرآن کی نمائش کا فیصلہ کیا ہے اس مقصد کے حصول کی خاطر زر کثیر خرچ کر کے ایک جاذب نظر اعلیٰ ڈیزائن کا سٹال تعمیر کروایا ہے تاکہ دلکش اور خوشگوار ماحول میں قرآن کریم کا تعارف کرایا جا سکے۔ اس سٹال کو دیکھنے کا اشتیاق پیدا ہوا پھر خیال آیا کہ نمائش کی وجہ سے شہر کے ہوٹل بک ہو چکے ہوں گے اس لئے رہنے کا کیا انتظام ہو گا۔ اس الجھن کے پیش نظر میں نے محترم ہادی علی صاحب سے ذکر کیا انہوں نے کمال مہربانی سے یقین دلایا کہ رہائش کا کوئی مسئلہ نہیں ہو گا نیز فرمایا کہ میرے نمائش دیکھنے کا بھی وہ انتظام کر دیں گے۔ چنانچہ آپ نے اس وعدے کے مطابق سارا انتظام کر دیا۔ خدا تعالیٰ ان کو اس احسان کا بہت اچھا بدلا عطا فرمائے۔

میں لندن سے جب میڈرڈ پہنچا تو میرے استقبال کے لئے ہوائی اڈے پر محترم انور صاحب موجود تھے۔ اس نوجوان نے میرے لئے بہت زحمت اٹھائی میڈرڈ سے قرطبہ جانے والی ٹرین شام آٹھ بجے روانہ ہونی تھی۔ اس فارغ وقت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے انور صاحب مجھے میڈرڈ شہر کی سیر کراتے رہے۔ بہت خوبصورت شہر ہے اچھی پلاننگ اور کشادہ سڑکوں کی وجہ سے مجھے بہت پسند آیا۔

رات کے دس بجے جب میں قرطبہ پہنچا تو محترم بشارت صاحب بمعہ اپنی بیگم صاحبہ کے میرے انتظار میں کھڑے تھے یہ مجھے پیڈرو آباد لے گئے جو جماعت احمدیہ سپین کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ اس جگہ محترم عبدالحلیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ نے میرے لئے قیام اور آسائش کا انتظام کر دیا اور میرے قیام کے دوران بڑی مہمان نوازی کی۔ مشن ہاؤس میرا ہیڈ کوارٹر بنا اور یہاں سے روزانہ مجھے عبدالکریم طاہر صاحب اشبیلیہ (سیویا) نمائش میں لے جاتے جہاں سٹال پر مرزا صاحب کے ساتھ ان کی ڈیوٹی تھی یہ دونوں احباب صبح دس بجے سے رات دس بجے تک اپنی ڈیوٹی بڑی خوش اسلوبی سے سرانجام دیتے۔ میرے ساتھ بھی طاہر صاحب اور ان کے بھائی جان نے بڑی مروت کا سلوک فرمایا اور میرے آرام اور آسائش کا خیال رکھا اس کے ساتھ ساتھ ان کے بھائی صاحب پیڈرو آباد کے دور دور تک نواحی علاقوں کی سیر کراتے رہے۔ ان دیہات اور قصبہ جات کو دیکھ کر مجھے احساس ہوتا تھا کہ بیت بشارت کا محل وقوع خوبصورت علاقہ سپین میں واقع ہے۔

نمائش کا جائے وقوع سیویا شہر سے باہر چند کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے بہت وسیع و عریض میدان میں بڑی خوبصورتی سے اس عظیم الشان نمائش کا اہتمام کیا گیا ہے۔ اس کی پلاننگ قابل تعریف ہے۔ بڑی بڑی کشادہ سڑکیں خوبصورت روشیں جن میں رنگ برنگ کے پھول اپنی بہار دکھا رہے ہیں۔

ان سڑکوں روشوں اور پھولوں بھری کیاریوں کے ساتھ ساتھ سستانے کے لئے وقفہ وقفہ کے بعد نشستگاہیں اور ریسٹورنٹ قہوہ خانے اور سنیک بار زائرین کی تواضع کے لئے مستعدی سے خدمت میں مصروف ہیں اگرچہ قیمت کے لحاظ سے بہت گراں۔

ایک اندازے کے مطابق ۱۱۰ ممالک نے اس نمائش میں شمولیت اختیار کی ہے۔ اور اپنے اپنے مزاج اور حیثیت کے مطابق بہت کثیر سرمایہ خرچ کیا ہے نمائش کے انعقاد کی تیاریاں گذشتہ کئی سال سے کی جا رہی تھیں۔ اس وقت سوویت یونین کرہ ارض پر قائم و دائم تھا۔ ان کا سٹال بھی بڑے سائز کا تھا اور رنگ بھی سرخ تھا۔ سوویت یونین کے ٹکڑے ٹکڑے ہونے سے ان کے پروگرام میں بھی خلل پڑا۔ اب یہ سٹال کم و بیش ویران پڑا ہے اور عبرت کا مقام ہے۔

جاپانی کینیڈین اور یوروپین کمیونٹی نے بھی اچھے اسٹال تعمیر کئے تھے۔ مگر ان میں صرف جاپانی اور کینیڈین سٹال بہت مقبول رہے۔ جاپانی سٹال میں داخلے کے لئے ڈیڑھ گھنٹہ لائن میں کھڑا ہونا پڑا۔ کینیڈین سٹال تو اس سے بھی بازی لے گیا۔ اس سٹال کو دیکھنے والوں کا ہجوم اس کی پسندیدگی کی نشان دہی کر رہا تھا۔

مسلم ممالک کے سٹالوں میں سعودی عرب اور یو اے ای کے قابل دید تھے۔ اس دفعہ انہوں نے مسجد الحرام اور بیت اللہ کے خوبصورت ماڈل بھی رکھے ہوئے تھے۔ جو اپنی عظمت اور خوبصورتی کی بنا پر قابل دید تھے۔ مہمانوں کو بیت اللہ اور مسجد حرام کی خوبصورت تصاویر بھی دی جا رہی تھیں۔ مجھے انہوں نے مسعودہ میں طبع شدہ قرآن کریم کا نسخہ بھی دیا۔ مسجد نمرہ کا ماڈل بھی موجود تھا۔ اس کے علاوہ انہوں نے اپنے بدوی تمدن کا مظاہرہ کیا ہوا تھا جس میں ان کی تہذیب و تمدن اور بود و باش اور ثقافت کے تمام پہلو اجاگر کئے گئے تھے۔ یو۔ اے۔ ای اپنے تمدن کے علاوہ وڈیو پر اپنی زندگی کے ہر رنگ و روپ بعض ماڈرن عمارتوں۔ سمندر سے تیل نکالنے والے کنوؤں۔ ریفائنری اور کارخانوں کو دکھا رہے تھے۔ اسٹال پر آنے والے مہمانوں کو کھجوریں بھی پیش کر رہے تھے۔ چنانچہ مجھے بھی دو ڈبے کھجوروں کے دیئے۔

پاکستانی سٹال ڈنکور کی نسبت بہتر تھا۔ پلاننگ اور ڈیکوریشن اس دفعہ اچھی تھی۔ عالم یوپا صاحب بھی سٹال پر موجود تھے اور بڑے تپاک سے مہمانوں کا استقبال کر رہے تھے میری ان سے بالمشافہ پہلی ملاقات تھی سنگاپور۔ ملیشیا۔ انڈونیشیا کے سٹال بھی اچھے تھے اور اپنی بساط کے مطابق ان میں خوبصورتی پیدا کی گئی تھی۔ تمام سٹال دیکھنے کا میرا نہ تو ارادہ تھا نہ ہی ہمت تھی

جماعت احمدیہ نے زر کثیر خرچ کر کے مشہور و معروف ماہرین سے یہ سٹال تیار کرایا اس کے اندر کتب کے رکھنے کے لئے خوبصورت سٹینڈ تیار کرائے گئے جن پر سلیقہ سے قرآن کی کاپیاں رکھیں تھیں۔ آنے والے اپنے مزاج اور مذاق کے مطابق ان سے فیض یاب ہو رہے تھے۔ علاوہ ازیں پچاس زبانوں میں قرآن کریم کی چیدہ چیدہ آیات کے ترجمہ شدہ کتابچے بھی رکھے گئے تھے۔ قرآن کے علاوہ سلسلہ کی دوسری کتب بھی جو دل آویز جلدوں میں مجلد تھیں سٹال کی رونق کو دوبالا کر رہی تھیں۔ یہ نمائش تقریباً چھ ماہ تک جاری رہے گی۔ اس میں کام کرنے والے چونکہ سارے کے سارے اعزازی کارکن ہیں۔ لہذا سپین۔ یوروپ اور انگلستان کے نوجوان احمدیوں نے اپنے فرائض سرانجام دینے کے لئے اوقات اور مدت کار طے کر لئے ہیں اور اس ٹائم ٹیبل کے مطابق اپنے اپنے وقت پر سٹال پر موجود رہتے ہیں۔

اس مرتبہ دس سال کے بعد میرا سپین جانا ہوا۔ درمیانی وقفہ میں اندلس (سپین) کے علاقہ میں ترقی کو دیکھ کر حیرانگی اور خوشی دونوں ہی ہوئے۔ ۱۹۸۲ء کا اندلس ۱۹۹۲ء کے اندلس کے مقابلے میں بہت پسماندہ تھا۔ اس وقت اس علاقہ میں ہر طرف ماڈرن روڈز کا جال بچھا ہوا ہے اور ہر طرف موٹر ویز نظر آتے ہیں۔ ماڈرن ٹرین بھی موجود ہے۔ ۱۹۸۲ء میں ٹرین کے ذریعے جو سفر میں نے ساڑھے پانچ گھنٹے میں طے کیا

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالستار خان

چنگیز خان کی ۸۳۰ ویں سالگرہ

حکومت منگولیا نے اس سال منگول فاتح چنگیز خان کی ۸۳۰ ویں سالگرہ کی تقریبات بڑی دھوم دھام سے منعقد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سلسلہ میں سرکاری طور پر ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے۔ اس موقع پر مختلف قسم کی دلچسپ کھیلوں کے ساتھ ساتھ اس عظیم شخصیت کے بارے میں سیمینار، فلمی شو اور دعائیہ تقاریب منعقد کی جائیں گی اور چنگیز خان کو شاندار خراج عقیدت پیش کیا جائے گا۔ منگولیا وسطی ایشیا کا علاقہ ہے اور اس کے دو حصے ہیں۔ ایک حصہ اندرونی منگولیا کہلاتا ہے جو چین کی عملداری میں ہے۔ دوسرا حصہ بیرونی منگولیا کہلاتا ہے۔ جو عوامی جمہوریہ منگولیا کے نام سے مشہور ہے۔

بیرونی منگولیا نے ۱۹۱۱ء میں اپنی خود مختاری کا اعلان کیا۔ جس کی عنان تبت کے مذہبی گروہ کے ہاتھ میں تھی۔ ۱۹۲۴ء میں پیپلز پارٹی نے انقلاب برپا کرکے جمہوری حکومت قائم کرلی جو اشتراکی روس کے زیر اثر رہی۔ ۱۹۴۶ء میں چین نے اس کی آزادی کو تسلیم کیا اس کا دارالحکومت الان بیتر (ULAN BATOR) ہے۔ چنگیز خان کے باپ کو دیرینہ مخاصمت پر مبنی ایک لڑائی میں شکست ہوئی اور وہ مارا گیا۔

۱۱۶۲ء میں روس، منگولیا سرحد سے متصل صوبے بھنتائی میں چنگیز خان کی پیدائش ہوئی۔ چنگیز خان کا اصلی نام تیموجن تھا اور خود اس نے اپنا لقب چنگیز رکھا جس کے معنی ہیں "بہادر سپاہی"۔ ابھی ۱۳ برس کا تھا کہ دیرینہ مخاصمت پر مبنی ایک لڑائی میں اس کے باپ کو شکست ہوئی اور وہ مارا گیا۔ اس طرح چھوٹی سی عمر میں اسے اپنے قبیلہ کی سرداری سنبھالنی پڑی اور برسر اقتدار آتے ہی چنگیز خان نے اپنی ذہانت۔ بے خوفی اور فوجی چالوں سے دشمنوں کو پامال کرنا شروع کردیا اور منگول قبائل پر ذاتی تسلط قائم کرلیا۔ اس کے بعد لشکر کشی کا دورہ شروع ہوا۔ جس کے دوران منگول۔ یعنی "بہادر" فوجوں نے اس وحشت و بربریت کا مظاہرہ کیا جسے سن کر دور دور بسنے والوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ چنگیز خان اور اس کے سرداروں نے کوریا سے لے کر یورپ تک اپنی فتح کے پرچم لہرائے اور اسلام کے بڑے بڑے شہروں کو بھی تباہ برباد کر دیا۔

مؤرخین کا خیال ہے کہ چنگیز خان کی کامیابی کا راز اس کی ماں ہوتم کی تربیت اور اس کے جرنیلوں سوتیائی وغیرہ کی قابلیت میں مضمر تھا۔ چنگیز خان کے بیٹے جوچی کا بڑا لڑکا باتوخان (وفات ۱۲۵۵ء) تھا یہ روس کا فاتح اور اردو کے مطلا (خانوادہ زریں) کا بانی تھا اپنے ہمعصروں میں نیک دل خان سے مشہور تھا۔ بعض غیر جانبدار مؤرخین نے اسے بڑا انصاف پسند اور دانشمند بادشاہ قرار دیا ہے۔ طبقات ناصری میں لکھا ہے کہ وہ جنگ میں اپنے دشمنوں سے بڑا ظالمانہ سلوک کرتا تھا۔ مگر اپنی رعایا کے حق میں رحم دل تھا۔ اس کے متعلق یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ درپردہ مسلمان تھا۔

(انسائیکلو پیڈیا آف اسلام جلد نمبر ا)

قبلائی خان (وفات ۱۲۹۴ء) تولائی کا بیٹا اور چنگیز خان کا پوتا تھا۔ اس نے چین کو فتح کیا۔ تاریخ چین میں قبلائی کے خاندان کو یوآن (بیرونی خاندان) کہتے ہیں۔ اس کے عہد میں رفاہ عامہ کی طرف توجہ دی گئی چنانچہ سڑکوں اور ڈاک کا انتظام کیا گیا۔ یتیموں اور بوڑھے عالموں کے نئے وظیفے مقرر ہوئے۔ بیماروں کے لئے ہسپتال بن گئے ملکی نظم ونسق میں مسلمان ناظموں اور مدبروں کا بہت عمل دخل تھا۔

چنگیز خان کے بیٹے تولائی خان کا تیسرا بیٹا ہلاکو خان تھا۔ اس نے ایران کو فتح کر کے ایل خانی سلطنت کی بنیاد رکھی۔ ۱۲۵۸ء میں ہلاکو خان نے بغداد پر حملہ کیا اور شہر کی اینٹ سے اینٹ بجادی۔ عباسی خاندان کے آخری خلیفہ مستعصم باللہ کو قتل کرادیا۔ بے شمار لوگ مارے گئے۔ صدیوں کی جمع کی ہوئی دولت تاتاریوں نے لوٹ لی۔ بڑے بڑے کتب خانے نذر آتش کر دیئے گئے درسگاہیں ویران ہوگئیں۔ علم وفضل اور جاہ وحشمت کا یہ سب سے بڑا اسلامی مرکز کھنڈرات بن کر رہ گیا۔

منگولیوں کی ایک شاخ مغرب کی طرف جانکلی اور موراویا (MORAVIA) اور ہنگری تک پہنچ گئی۔ انہوں نے ۱۲۴۱ء میں ہنگری کے دارالحکومت کو تسخیر کرلیا۔

منگولوں کی ایک شاخ وہ ہے جو ظہیر الدین بابر کی قیادت میں ہندوستان پر حملہ آور ہوئی اور ۱۵۱۹ء میں مغلیہ سلطنت کی بنیاد رکھی۔

منگول کی نسل کے لوگ آج بھی منگولیا اور سنکیانگ وغیرہ میں ملتے ہیں۔ جہاں اب بھی وہ اپنے آباؤ اجداد کی طرح خانہ بدوشانہ زندگی بسر کرتے ہیں۔ گو سرخ چین کی حالیہ بالادستی انکی آزادی کے دائرے کو تنگ کرتی جارہی ہے۔

۱۹۲۱ء کے بعد چنگیز خان کے نام کو کمیونسٹ ممالک میں گالی قرار دیا گیا۔ اور روس میں۔ جہاں چنگیز خان کے تاتاریوں نے قریباً ۲½ سو سال حکومت کی تھی۔ وہاں کمیونسٹ دور حکومت بالخصوص سٹالن کے دور میں چنگیز خان اور بعد کے تاتاریوں کا تذکرہ کرنا بھی جرم تھا۔ چونکہ منگولیا میں بھی سوویٹ یونین کی حمایت یافتہ حکومت تھی لہٰذا وہاں بھی چنگیز خان کا تذکرہ کرنے والوں کو عبرتناک سزائیں دی جاتی تھیں اور گذشتہ ستر برس تک منگولیا میں یہی کچھ ہوتا رہا۔ لیکن کمیونسٹ اقتدار کے خاتمے کے بعد حالات نے پلٹا کھایا اور اب چنگیز خان کو منگولیا میں آزادی اور اتحاد کا سرچشمہ قرار دیا جارہا ہے۔ لہٰذا اب ہر سال ۱۱ سے ۱۳ جولائی تک منگولیا میں نادام نامی میلے کو چنگیز خان کی سالگرہ کے طور پر بڑی شان و شوکت سے منانے کا رواج پڑ گیا ہے اور اب تو کوئی سرکاری اور نجی تقریب ایسی نہیں جہاں اس منگولیائی ہیرو کو خراج تحسین پیش نہ کیا جائے۔ ۸۳۰ ویں سالگرہ کے سلسلہ میں ملک بھر میں ہر اہم جگہ پر چنگیز خان کے مجسمے نصب کئے جا رہے ہیں بلکہ اس پر فلمیں بن رہی ہیں۔ چنگیز خان نے ۱۲۶۷ء میں وفات پائی۔ مگر جہاں تک اس کی قبر کا سوال ہے اس بارہ میں اختلاف ہے۔ اور اب محققین اس کوشش میں ہیں کہ اسکی جائے تدفین معلوم کی جائے۔ اگرچہ بوڑھے منگولوں کا کہنا ہے کہ یہ کوشش بے سود ہے کہ اس کی قبر کہاں ہے کیونکہ اہم بات تو یہ ہے کہ چنگیز خان منگول تھا نہ یہ کہ اس کی قبر کہاں ہے۔ بلکہ وہ اس تحقیق کے اس لئے بھی مخالف ہیں کہ اس کی قبر کی تلاش میں اس کو اذیت پہنچانے کا امکان ہے۔

بقیہ: صہ ۴ سے آگے

تھا۔ اب قرطبہ تک کا وہی سفر دو گھنٹے میں آسانی سے طے ہو جاتا ہے ریلوے سٹیشنوں کی حالت بھی بدل گئی ہے۔ میڈرڈ کا ریلوے سٹیشن کئی منزلہ کشادہ عمارت اور بڑے بڑے ہالوں پر مشتمل ہے۔ ہر قسم کی سہولت موجود ہے۔ قرطبہ ریلوے سٹیشن جو بالکل پسماندہ حالت میں تھا۔ اب اس کی حیثیت بھی بدل ہوئی ہے۔ اور چھوٹا اسٹیشن ہونے کے باوجود تمام سہولتوں سے آراستہ وپیراستہ ہے۔ یہ اشبیلیہ کے راستہ پر واقع ہے۔ اس لئے نمائش دیکھنے کے لئے آنے والے سیاحوں کی وجہ سے یہاں بہت گہما گہمی کے مناظر دیکھنے کو ملتے ہیں۔ سپین میں اندلس کا علاقہ ہی زیادہ وقت مسلمانوں کے قبضہ میں رہا۔

مجھے بعض احمدی بھائی پیڈرو آباد کے گردو نواح کا علاقہ دکھاتے رہے۔ یہاں ہر طرف قدرتی حسن بکھرا پڑا ہے۔ سرسبز و شاداب وادیاں میں زیتون کے باغات نیچرل لینڈ سکیپنگ بڑا دل نواز منظر پیش کرتی ہیں۔ سپین کے ہر دیہات اور قصبہ میں میں نے نوٹ کیا کہ کم ازکم ایک مرکزی پبلک پارک بنی ہوئی ہے یہ جگہ خوبصورت اور آرام دہ ہوتی ہے عوام کے بیٹھنے کے لئے بینچ بھی بچھے ہوتے ہیں لوگوں کی عادت ہے کہ اپنے بیوی بچوں کو شام کے وقت لے کر اس جگہ پہنچ جاتے ہیں اور کھلی فضا سے لطف اندوز ہوتے ہیں شاید ہی کسی کے چہرے پر غصہ اور خفگی مندی نظر آتی ہے انکی اس عادت سے میرا قیاس ہے کہ دن کا کچھ حصہ کھلی فضا میں گذارنے کی وجہ سے ان کے گھروں میں لڑائی جھگڑے کم ہوتے ہوں گے جس کے باعث یہ ٹینشن فری زندگی گذارتے ہیں۔

آجکل اپنے بچوں کی صحت کے متعلق خصوصی توجہ دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امۃ الباری ناصر ——— یادِ رفتگان

مکرمہ امۃ النعیم رانا صاحبہ، مکرم طاہر صاحب، مکرمہ ثریا حمزہ صاحبہ

شب و روز تسلسل سے ایک دوسرے کے آگے پیچھے بھاگتے چلے جاتے ہیں اس بات سے بے خبر کہ کون سا دن کسی کو تہی داماں کر گیا اور کون سی رات پہاڑ ہو گئی۔ بھری پڑی مصروف دنیا میں سے کسی ایک کو مالک تقدیر اپنے پاس بلانے کا فیصلہ کر لیتا ہے۔ پسماندگان راضی برضا ہو جاتے ہیں۔

ہماری بے حد عزیز امۃ النعیم رانا صاحبہ آٹھ جنوری کو ہمیں داغِ مفارقت دے گئیں انہیں وفات یافتہ ماننا طبیعت پر گراں ہوتا ہے۔ جس نے بھی ان کا دعا دعا چہرہ اور شفیق مسکراہٹ ایک دفعہ دیکھی ہے انہیں بھول نہیں سکتا کراچی لجنہ کی فعال عہدے دار تھیں انتہائی منکسر المزاج اور حلیم الطبع تھیں۔ نمود و نمائش سے مبرا۔ خدمت خلق ان کا سب سے نمایاں وصف تھا۔ وہ بیک وقت رشتہ ناطہ۔ اصلاح معاشرہ اور خدمت خلق کے شعبوں سے وابستہ تھیں۔ اب وہ اس دنیا میں نہیں تاہم ان کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے محسوس ہو رہا ہے کہ ان کا وجود میرے بہت قریب آ کر سرگوشی کر رہا ہے "یہ سب میں سکھنے کے لئے تو نہیں کرتی تھی" ان کو علم ہو جاتا کہ کسی بچی کی جہیز میں مدد کی جا سکتی ہے وہ گھر سے سامان نکال لیتیں یا خود خرید کے بچیوں کی مدد سے تیار کروا کے کپڑے ہوں یا بستر جس چیز کی ضرورت محسوس ہوتی اعلیٰ معیار کی، نفاست کے ساتھ بنواتیں اور پھر بعض کو رازداری سے عزت نفس کی پاسداری کے ساتھ دے کر آتیں اسے یہ باور کراتیں کہ انہیں ثواب کا موقع دے کر بہت بڑا احسان کیا گیا ہے اپنی خدمت کا دوبارہ ذکر کرنا بھی انہیں پسند نہیں ہوتا تھا اصلاح معاشرہ کے کاموں میں اور خاص طور پر رشتہ ناطہ کے دوران ان کی خداداد فراست اور معاملہ فہمی سے معاملات حل کرنے میں آسانی ہوتی نرم گفتاری اور اعتدال پسندی سے لوگوں کے دل موہ لیتیں۔ بعض مسئلوں میں بہت دل آزار باتیں پیش آتیں۔ میاں بیوی کے معاملات میں رشتہ داروں کا تماش بین کا کردار اور تلخیوں کو بڑھاوا دینا انہیں بہت برا لگتا وہ الگ الگ سب کو سمجھاتیں اور حوصلہ مندی سے قدم قدم آگے بڑھتے ہوئے اصلاح کی کوشش کرتیں۔ رشتہ ناطہ کا پہلی دفعہ مکمل کوائف کے ساتھ رجسٹر تیار کیا۔ اور یہ دیکھ کر فکر مند رہیں کہ ایک تو لڑکوں کی مندرجہ تعداد لڑکیوں کی تعداد سے بہت کم ہے اور جو ہیں وہ عجیب و غریب مسائل میں الجھے ہوئے ہیں۔ ان کے دل میں سارے جہان کا درد سمٹ آتا فکر مند ہوتیں تو اپنے خدا تعالیٰ کی طرف بھاگتیں رجسٹر قریب رکھ لیتیں اور سجدہ میں گر جاتیں اور خوب رو رو کر دعائیں کرتیں یا اللہ تو قادر ہے میرے بس میں تو کچھ بھی نہیں۔ انہیں خدا تعالیٰ نے خوشخبری دی اور متعدد کامیاب رشتے طے کرائے شعبہ سمعی بصری پروگرام کو بھی ان کا تعاون حاصل تھا۔ ریکارڈنگ سیٹ گھر پر رکھا اور اپنی بیٹی امۃ الجمیل کی معیت میں محنت سے کام کیا۔ اصلاح معاشرہ کے مضامین کی تیاری کے لئے انگریزی سے اردو میں ترجمے کر کے دیئے یہ گھرانا اس حد تک جماعتی خدمات میں منہمک تھا کہ ان کے داماد طاہر احمد خان نے بھی جو بیگم رانا کی وفات سے چند ماہ قبل اچانک جوان عمری میں فوت ہو گئے اپنی خدمات شعبہ اشاعت کے لئے از خود پیش کیں اور انگریزی سے اردو میں ترجمہ کرنے کی خدمت سرانجام دی شعبہ اشاعت کو ان کا تعاون اسی طرح بھی حاصل تھا کہ اس نازک پُرپیچ اور اتار چڑھاؤ والے کام میں قدم قدم پر دعا کے بغیر آگے بڑھنا مشکل نظر آتا تو ان سے دعا کی درخواست کرتی۔ بڑی شفقت اور ملائمت سے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہتیں "آپ کے لئے تو میں بڑی دعا کرتی ہوں" اور یہ رشتہ دعا ایسا وسیع تھا کہ ہم میں سے ہر خاتون کی پریشانیاں ان کی عرض دعا میں منتقل ہوتی رہتیں جیسے ریشم کے کویوں سے نکلنے والے مہین دھاگے ایک ساتھ ایک تار کی شکل میں نکل کر لپٹتے چلے جاتے ہیں۔ وہ صاحب علم و عمل خاتون تھیں۔ تلاوت قرآن پاک بڑے درد سے کرتیں اسی طرح درثمین کی نظموں کے لحن میں قادیان میں پڑھی جانے والی نظموں کا انداز جھلکتا بہت بھلا لگتا اکثر سچے خواب دیکھتیں معاملہ اس سے بھی آگے تھا مگر اظہار نہ کرتیں کبھی کبھی کسی طرح ہمیں علم ہو جاتا۔ محترمہ آپا نصیرہ بیگم صاحبہ بیگم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب سے بہناپے کی حد تک قریبی تعلقات تھے مگر ان کی عزت و وقار کا بے حد خیال رکھتیں۔ یہ احترام کا انداز وہ اپنے سے زیادہ عمر رسیدہ کے علاوہ اپنے برابر والوں سے بھی روا رکھتیں آج وہ ہم میں نہیں ہیں۔ جب وفات کی خبر ملی سوچا کس سے تعزیت کروں ان کی بچیوں سے جن میں سے ایک شادی شدہ تھی مگر چند ماہ پہلے بیوہ ہو گئی تھی یا آپا نصیرہ بیگم صاحبہ سے متاثرین کی اس دنیا پر نظر ڈالی تو سب سے زیادہ تہی دامن خود اپنی ذات لگی آنسو بہا لئے اور خود سے تعزیت کر لی۔

اس کے کچھ دن بعد اچانک محترم مرزا عبدالرحیم بیگ نائب امیر جماعت کراچی کے داماد طاہر صاحب کی کینیڈا میں وفات کی خبر آ گئی۔ نصرت شوہر کا متوقع فون سننے کے لئے بابل کے گھر ہی آئی ہوئی تھیں رات ایک گھنٹہ بھر طاہر صاحب نے سب گھر والوں سے دل کھول کر باتیں کیں بیگم اور بچوں کو جلد کینیڈا بلا لینے کی خوشخبری سنائی۔ خوشگوار موڈ میں باتیں کرتے کرتے سب گھرانہ سویا ہی تھا کہ اجل کو نہ جانے کیا سوجھی "تلافی مافات اور تجدید عہد محبت کرنے والے طاہر کو ابدی نیند سلا دیا۔ یہ دلدوز خبر سننے کے بعد نصرت کے ابا جان اور امی جان کئی گھنٹے چار معصوم بچوں کے پہلو میں پُرسکون نیند میں مگن بیٹی کو آنسوؤں کی اوٹ سے دیکھتے رہے ان دونوں میں یہ ہمت نہ تھی کہ بیٹی کو جگا کر کہتے تمہارا مقدر سو گیا ہے خاکسار نے نصرت کو بیوگی کے مہیب غار میں اترتے دیکھا ہے ہمت نہیں پا رہی کہ قلم آگے بڑھاؤں۔ محترم بیگ صاحب کے الفاظ میں ہی عافیت ملتی ہے کہ عارضی سہارا نہیں رہا مگر دائمی سہارا پہلے سے بڑھ کر پیار سے تھام لے گا۔ اللہ کرے ایسا ہی ہو۔

ایک عجیب خبر سنی ہے یقین نہیں آ رہا۔

اللہ خیر کس کے متعلق؟

ثریا حمزہ فوت ہو گئی ہیں۔

یکدم وفات کی یہ خبر صرف میرے لئے ہی ناقابل یقین نہ تھی جس نے بھی سنا پہلے یقین نہیں کیا مگر ایسی باتیں یونہی نہیں اڑتیں۔ جب کسی پیاری شخصیت کے اچانک رخصت ہو جانے کے متعلق سنتے ہیں تو شدید ردّ عمل ہوتا ہے۔ حساس طبائع کے لئے تو خود مرنے کے برابر حالت ہو جاتی ہے ایک ہفتے کے بخار سے جس کا ہمیں علم بھی نہیں تھا تارِ حیات کٹ گئی۔ زندگی میں کئی ایسی پیاری ہستیاں ملتی ہیں جنہیں کبھی فرصت میں تفصیل سے ملنے کا خیال آتا ہے مگر ایک کے بعد دوسری مصروفیت مانع رہتی ہے۔ عموماً ساڑھی میں ملبوس چہرے پر مسکراہٹوں کی روشنی لئے خوش گفتار پیارے لہجے میں معیاری اردو بولتی ہوئی یہ ہستی ہمارے شعبہ اشاعت کی مشاورتی کمیٹی کی رکن تھیں جب بھی ان کی رہنمائی کی ضرورت محسوس ہوتی بغیر کسی پس و پیش کے بہت بشاشت کے ساتھ ہر کام پہلی فرصت میں اہم سمجھ کر کر دیتیں اور جب شکریہ ادا کرتی تو پلٹ کر اس قدر شکر گزار ہوتیں کہ شرم آ جاتی۔ انگریزی کی تین کتابوں کی نظر ثانی اور انگریزی مضامین کے اردو ترجمے کر کے دئے۔ ایک دفعہ اشاعت کے سلسلے کی ایک میٹنگ خاکسار کے ہاں تھی۔ میرے علم میں نہیں تھا کہ ماضی قریب میں ان کے ساتھ بڑا دکھ دہ حادثہ پیش آ چکا ہے۔ کام کرتے رہے اتنے میں ایک دوسری خاتون آئیں جو ان کی روداد غم سے واقف تھیں علیک سلیک کے بعد پوچھا "اور سنائیں آپ کا کیا حال ہے" یہاں آ کے زخم تھا آنکھوں سے پہاڑی چشموں کی طرح آنسو بہہ نکلے ایک عجیب درد کا عالم تھا۔ ان کا پورا جسم کپکپا رہا تھا۔ ذرا سی دیر میں اپنی حالت پر قابو پایا۔ زبردستی مسکرائیں اور ان سے کہا "ٹھیک ہوں ایک بہت بڑا نقصان ہو چکا۔ تکلیف دینے والوں کی باتیں دہرا کر دوسرا نقصان کیوں کروں چلئے آگے کام کرتے ہیں"۔

بعد میں جب مجھے ان کی بپتا کا علم ہوا تو بہت تعجب ہوا اللہ اللہ کیا حوصلہ تھا کیا ضبط تھا۔ دل سے دعا نکلی اللہ پاک ان کے ہر زخم کی مرہم بن جا۔

اسی میٹنگ میں انہوں نے اپنی انگریزی کی تعلیم کا بڑا دلچسپ واقعہ سنایا گورنمنٹ کالج فار ویمن کراچی سے انگلش لٹریچر کے ساتھ بی اے کیا

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز ـ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۴۹۸ میں عاتکہ رشید بنت چوہدری رشید احمد صاحب قوم جٹ پیشہ تعلیم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۴/۵۵ دارالعلوم شرقی ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶-۶-۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) طلائی بالیاں چھ ماشہ مالیتی /۱۵۰۰ روپے۔ (۲) طلائی چین ۶ ماشہ مالیتی /۱۸۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ /۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ ـ عاتکہ رشید ۱۴/۵۵ دارالعلوم شرقی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱ ـ محمد الدین وصیت نمبر ۱۵۵۳۰ ـ گواہ شد نمبر ۲ ـ ناصر احمد مہار ۲/۶ دارالعلوم شرقی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۸۴۹۹ میں محمد عامر ولد مشتاق احمد صاحب عارف قوم مغل پیشہ تعلیم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲/۵ فیکٹری ایریا ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴-۴-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ /۵۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ـ محمد عامر ۲/۵ فیکٹری ایریا ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱ ـ سید عبدالغنی شاہ وصیت نمبر ۵۸۴۴ ـ گواہ شد نمبر ۲ ـ سید عبداللہ ندیم مربی سلسلہ وصیت نمبر ۲۵۷۱۶۔

مسل نمبر ۲۸۵۰۰ میں امۃ الودود عائشہ بنت منصور احمد صاحب عمر قوم راجپوت کھوکھر پیشہ تعلیم عمر ۱۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن واہ کینٹ حال کوارٹر نمبر ۱۴۵ صدر انجمن احمدیہ ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳-۳-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ /۵۰ روپے ماہوار بصورت تعلیمی وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ ـ امۃ الودود عائشہ عمر کوارٹر نمبر ۱۴۵ صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱ ـ ملک منصور احمد عمر وصیت نمبر ۱۶۵۵۱ ـ گواہ شد نمبر ۲ ـ محمد اعظم اکسیر وصیت نمبر ۱۷۲۷۹۔

مسل نمبر ۲۸۵۰۱ میں نصرت جبین زوجہ محمد یونس بھٹی قوم گل پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر ۲۳ صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱-۸-۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر /۳۰۰۰ بذمہ خاوند (۲) زیور طلائی ۲½ تولہ مالیتی /۸۷۵۰ روپے۔ (۳) سلائی مشین مالیتی /۲۰۰۰ روپے (۴) پلاٹ ۱۰ مرلہ واقع نصرت کالونی ربوہ مالیتی /۱۲۰۰۰ روپے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ ـ نصرت جبین کوارٹر نمبر ۲۳ صدر انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر ۱ ـ محمد یونس بھٹی خاوند موصیہ وصیت نمبر ۲۰۵۶۴ گواہ شد نمبر ۲ ـ محمد افضل بٹ ولد محمد حسین صاحب بٹ دارالصدر شرقی ربوہ۔

قارئین کی خدمت میں گزارش ہے کہ ہر وہ تحریر جو ادارہ الفضل کو ارسال کی جائے (خط ہو یا مضمون) اس پر آپ کے دستخط بھی ہونے چاہئیں اور پتہ بھی۔

بقیہ: صہ۳ سے آگے

تو اسے جھٹلائے گا نہیں یہ نہیں کہے گا کہ تم جھوٹ کہتے ہو۔ دس لاکھ میں سے نو لاکھ ننانوے ہزار نو سو ننانوے حالات میں وہ آدمی ہوتا ہے۔ خالی قمیض نہیں ہوتی۔ لیکن کبھی کبھی خالی قمیض بھی لٹکی ہوئی ہوتی ہے۔ اور یہ استثنائی چیز ہے۔ ورنہ عام حالات میں قمیض اور آدمی دونوں اکٹھے ہوں گے اسی طرح جب عمل نہیں ہوگا ہم ایمان کو نہیں مانیں گے اور عمل ایمان کے بغیر پیدا نہیں ہوتا۔ عمل گواہی دیتا ہے ایمان پر۔ اور ایمان پیدا کرتا ہے عمل کو۔

(فرمودہ ۲۱ اکتوبر ۱۹۵۵ء)

بقیہ: صہ۶ سے آگے

ایم اے کے لئے یونیورسٹی جانے کی اجازت نہ ملی اس صورت حال کا علم کالج کی پرنسپل مسز میکائے کو ہوا تو یونیورسٹی سے خصوصی اجازت لے کر ایم اے کی کلاسز کھولیں ان کے سیشن میں تین لڑکیاں تھیں یہ پہلا اور آخری سیشن تھا جس نے وومن کالج سے ایم اے کیا بعد میں اس کی کبھی اجازت نہ ملی۔ ایک دفعہ جب ان کا تفصیلی تعارف ہوا کہ حضرت مولوی شیر علی صاحب کے بیٹے محترم عبدالرحمن رانجھا صاحب کی بیٹی ہیں اور محترم حمزہ بن عبدالقادر کی اہلیہ ہیں تو میں نے پوچھا آپ نے کبھی ذکر ہی نہیں کیا تھا کہ آپ ایسے اکابرین سلسلہ سے تعلق رکھتی ہیں۔ ثریا حمزہ صاحبہ نے بہت خاکساری سے جواب دیا کوئی ایسا کام کروں جو ان کے شایان شان ہو تو ذکر بھی کروں ایسے ذکر کرنے سے کیا فائدہ؟

گھر میں وہ ایک مثالی بیوی اور مثالی ماں تھیں بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلائی۔ عزت سے اپنا عرصہ ملازمت مکمل کر کے ریٹائر ہوئیں اور کئی دفعہ اظہار کیا کہ میں فارغ ہو جاؤں تو تمہارے ساتھ بہت کام کراؤں گی ان کے پاس بہت اچھے منصوبے تھے۔ اقتباسات حضرت اقدس بانی سلسلہ کی ٹرانسلیشن کرنا چاہتی تھیں۔

المحراب سوواں جلسہ سالانہ نمبر کے لئے دو مضامین کی انگریزی ٹرانسلیشن کی تھی ۳۰ اپریل کو اس مجلہ کی اشاعت پر تقریب شکرانہ منعقد کی گئی تو آپ مدعو تھیں بڑی بشاشت سے سب سے ملیں۔ یہ تقریب ان سے بہر ملاقات ثابت ہوئی آخری ملاقات۔ ۱۶ مئی کو وہ ہم سے رخصت ہو گئیں۔ خدا تعالیٰ سب رخصت ہونے والوں کو اپنی رحمتوں کی چادر میں ڈھانپ لے۔ پیارا اللہ جس کی رحمت وسیع ہے ہمیں بزرگ ہستیوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ ربوہ (جمعرات) آج بھی آسمان پر بادل چھائے ہوئے ہیں۔ بارش ہونے کا امکان ہے۔ گذشتہ رات موسم خوشگوار رہا۔

○ بھارت میں بابری مسجد کے تنازعہ پر مسلم کش فسادات کا سلسلہ جاری ہے۔ اور انتہا پسندوں نے ۲۲ جولائی کو ۷ مسلمان شہید کر دیئے۔

○ ایک کویتی اخبار نے یہ خبر شائع کی ہے کہ صدر صدام حسین کو اس کے ایک محافظ نے گولی مار کر ہلاک کر دیا ہے۔ عراقی ذرائع نے اس خبر کو ایک افواہ قرار دیا ہے۔

○ عراق نے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل سے پھر کہا ہے کہ بغداد کی وزارت زراعت کی عمارت کے معائنے کے لئے غیر جانبدار ملکوں کے ہتھیاروں کے ماہرین یا چین آسٹریلیا اور سویڈن کے ماہرین بھیجے جائیں۔

○ پاکستان اور بھارت میں مذاکرات ۱۷ اگست کو نئی دہلی میں شروع ہوں گے۔

○ اسرائیل کے وزیر اعظم رابین مصر کا مختصر دورہ مکمل کر کے واپس وطن پہنچ گئے۔ مبصرین نے اسرائیل کے وزیر اعظم کے دورہ کو ناکام قرار دیا ہے۔ حسنی مبارک نے شام پر مذاکرات کے لئے دباؤ ڈالنے سے انکار کر دیا۔ یہودی بستیوں کی تعمیر پر دونوں راہنماؤں میں اختلافات موجود ہیں۔

○ قائد حزب اختلاف نے کہا ہے کہ ہم نے کبھی فوج کو مداخلت کی دعوت نہیں دی۔ ہم نے فوج کے لئے آئین سے بالا تر کسی کردار کے حق میں نہیں ہیں۔ ملکی مسائل کا سیاسی حل چاہتے ہیں۔ ہمارا ٹارگٹ قومی حکومت کا قیام اور منصفانہ انتخابات ہیں۔

○ سیلاب کی اطلاع دینے والے لاہور کے مراکز کے مطابق آج دریائے سندھ میں تربیلا اور کالاباغ کے مقام پر نچلے درجے کا سیلاب تھا۔ اور چشمہ و تونسہ کے مقام پر اونچے درجے کا، خانکی کے مقام پر دریائے چناب میں نچلے درجے کا سیلاب ہے۔ باقی تمام دریا معمول کے مطابق بہہ رہے ہیں۔

○ فیصل آباد سے صادق آباد جانے والی ایک بس انتہائی تیز رفتاری کے ساتھ جب لیاقت پور چوک پہنچی تو بے قابو ہو کر سڑک کے کنارے کھڑے راہ گیروں سائیکل رکشہ اور ریڑھی والوں کو کچلتی ہوئی دوکانوں کے اندر جا گھسی۔ جس سے ۱۱ افراد جاں بحق ہو گئے۔

○ قانون نافذ کرنے والے اداروں نے گذشتہ ۳۰ دنوں کے دوران کراچی کے مختلف مقامات سے بھاری مقدار میں اسلحہ برآمد کر کے ۲۸ جرائم پیشہ افراد کو گرفتار کر لیا ہے۔

○ باخبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ قومی اسمبلی میں پیپلز پارٹی کے ۴۵ سے ۴۲ ارکان نے محترمہ بے نظیر بھٹو کو استعفے پیش کر دیئے ہیں۔

○ افغان مہاجرین کے بارے میں اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر کی اطلاع کے مطابق روسی فوجوں کے انخلاء کے بعد قریباً ۹۰ ہزار مہاجرین ہر ہفتے افغانستان واپس جا رہے ہیں۔ اور قریباً ایک چوتھائی سے زائد مہاجرین اب تک واپس پہنچ چکے ہیں۔

○ سوات میں شدید بارش کے باعث سیدو شریف ایئرپورٹ بند ہو گیا۔ ایئرپورٹ پر ۳۔۳ فٹ پانی کھڑا ہے۔ پی آئی اے کو لاکھوں روپے کا نقصان ہوا ہے۔

○ اقوام متحدہ نے عراقی دارالحکومت بغداد میں وزارت زراعت کی عمارت کے باہر تعینات اپنی معائنہ ٹیم کو عراقیوں کے مظاہروں کے بعد ہٹا لیا ہے۔

○ امریکہ اور جرمنی میں پاکستانی سفارت خانوں سے ایک اسرائیلی اور ایک بھارتی باشندے کو پاکستانی پاسپورٹ جاری کرنے کی تحقیقات شروع کر دی ہے۔ اور وفاقی حکومت نے بیرون ملک پاکستانی سفارت خانوں پر تا حکم ثانی کسی شخص کو پاکستانی پاسپورٹ جاری کرنے پر پابندی لگا دی ہے۔

○ بھارت کے صوبہ مشرقی پنجاب میں امرتسر اور دوسرے مقامات پر بھارتی سیکورٹی فورسز اور سکھوں کے درمیان جھڑپوں اور تشدد کے کارروائیاں جاری ہیں۔ جس سے ۵۰ افراد ہلاک ہو گئے۔

○ وزیر اعظم نے نیوز کاسٹر عبدالسلام کی بیوہ کے لئے دو لاکھ روپے کی امداد کا اعلان کیا ہے۔

○ وفاقی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ ایم کیو ایم کے استعفوں سے خالی ہونے والی قومی اسمبلی کی نشستوں پر ضمنی انتخابات ایک ہی وقت میں منعقد نہیں کروائے جائیں گے۔ بلکہ الیکشن کمیشن سے درخواست کی جائے گی کہ کراچی میں امن و امان کی صورتحال کے پیش نظر ہر نشست پر باری باری الیکشن کروائے جائیں۔

○ کمشنر مکران ڈویژن نے بتایا ہے کہ تربت کے قریب پہاڑیوں میں چھپے ہوئے ۹ بدنام ڈاکوؤں کے ایک گروہ کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اور ان کے قبضہ سے بھاری مقدار میں جدید اسلحہ بھی برآمد کر لیا گیا۔

○ بھارتی فوج کے انسانیت سوز مظالم کے خلاف بدھ کے روز مقبوضہ کشمیر کی تمام عدالتوں کے ججوں نے مکمل ہڑتال کی اور سری نگر ہائی کورٹ میں احتجاجی جلسہ منعقد کیا گیا۔

○ آرمینیائی فوج نے آذربائیجان کا ایک لڑاکا طیارہ مار گرایا۔

○ حزب اسلامی کابل کے امیر انجینئر گلبدین حکمت یار نے کہا ہے کہ افغانستان میں اسلامی حکومت کے قیام کو روکنے کے لئے بڑے پیمانے پر سازشیں جاری ہیں اور کابل کے اندر حالات کو خراب کیا جا رہا ہے۔

ربوہ اور ربوہ کے گرد و نواح میں ہر قسم کی
جائیداد کی خرید و فروخت
ہمارے ذریعہ کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے
شریف احمد بھٹی
پراپرٹی سنٹر
ریلوے روڈ رحمت بازار۔ ربوہ
فون گھر: ۴۳۱ آفس: ۵۲۱

اوقاتِ کار دار العلاج
رحمت بازار۔ ربوہ
صبح:۔ ۸ بجے تا ½۱ بجے
شام:۔ ½۵ بجے تا ½۸ بجے
جمعہ صبح ۸ تا ۱۲ بجے، شام ۶ تا ۸ بجے

الطاف
فرنیشرز
شیخوپورہ روڈ۔ فیصل آباد

حبوب مفید اٹھراء
چھوٹی شیشی ۱۶ روپے، بڑی شیشی ۴۸ روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
مکمل کورس۔/۱۵۰ روپے
زوجام عشق خاص
چار صد اسّی (۴۸۰) روپے
ناصر دواخانہ ربوہ فون ۳۴

ضرورت انجنیئرز
ہمیں اپنی ٹیکسٹائل مل کیلئے چند نئے فارغ التحصیل B.E مکینیکل/الیکٹریکل انجنیئرز کی ضرورت ہے۔ خواہشمند افراد خاکسار کو کام کے اوقات میں مندرجہ ذیل پتہ پر فوری طور پر ملیں۔
ایڈمنسٹریٹو مینجر
شاہ تاج ٹیکسٹائل مل ۴۶ کلومیٹر۔ لاہور ملتان روڈ
نزد گولڈن جوس فیکٹری۔ بھائی پھیرو